سوال

(130)جی پی فنڈ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی گورنمنٹ کا ملازم ہے اس کی تنخواہ سے گورنمنٹ ہر ماہ کٹوتی کرتی ہے جسے جی پی فنڈ کہتے ہیں۔ پھر ریٹائرمنٹ پر اصل رقم جو اس کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اس سے کافی زائد رقم ملازم کو دی جاتی ہے کیا یہ رقم لینا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سرکاری ملازمین کی ہر ماہ تنخواہ سے جو رقم کاٹ لی جاتی ہے اور پھر اس کی ریٹائرمنٹ **(Retirement)** پر بمع اضافہ اس کو رقم دی جاتی ہے اسے جی پی فنڈ کہا جاتا ہے۔ قرآن وسنت کی رُو سے زائد وصول شدہ رقم سود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ **٢٧٨** فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ **٢٧٩ ...**البقرة

''اے ایمان والوں! اللہ تعالیٰ سے ڈر جائو اور جو کچھ سود سے باقی رہ گیا ہے، چھوڑ دو اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو بس اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائو اگر تم نے توبہ کرلی تو تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' (البقرہ: ۲۷۸'۲۷۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اصل مال لینے کا حیم فرمایا ہے اور زائد رقم کی وصولی سے روک دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ سودی رقم لینا ایمان کے منافی ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے۔ اس طرح احادیث میں سود لینے والوں پر لعنت مذکور ہوئی ہے۔ لہٰذا ملازم آدمی صرف اپنی اصل رقم جو اس کی کاٹی جاتی ہے وہی وصول کر سکتا ہے۔ زائد رقم اگر لیتا ہے تو وہ اس کا مالک نہیں۔ وہ یقینا سود کھا کر لعنت کا مستحق بنتا ہے اور یہ بات حکومتی طبقہ جانتا ہے کہ جی پی فنڈ میں جو زائد رقم دی جاتی ہے وہ سود ہے جیسا کہ گورنمنٹ اکائونٹ میں جو فارم ملتا ہے اُس کے خانہ نمبر ١٤ میں یہ بات درج ہے کہ ''کیا ملازم اپنی جمع شدہ رقم پر سود کا خواہش مند ہے یا نہیں؟'' اگر ملازم لکھدے کہ میں سود وصول نہیں کروں گا تو اس کی جمع شدہ رقم کو سود کی آلائش و آمیزش سے صاف رکھا جاتا ہے اس لئے تمام ملازمین کو اس رقم کی وصولی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ